سوال

(294)آپ ﷺ پر جادو کا اثرانداز ہونا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر واقعی جادو ہوگیا تھا؟ کیا یہ صحیح ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صحیح بخاری "باب السحر" میں موجود ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جادو کیا گیا تھا لیکن اس کا اثر صرف حافظہ پر تھا عقل پر نہیں تھا اس لیے تو اس حالت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی آئی تھی جس میں جادو کی کیفیت سے آگاہ کیا گیا اگر عقل پر اثر ہوتا تو وحی بلا فائدہ تھی چنانچہ حدیث میں تصریح ہے۔

«حتی انه ليخيل اليه انه فعل الشئ وما فعله» صحيح البخاري كتاب الطب باب السحر (ح:٥٧٦٦)

یعنی "یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خیال ہوتا کہ میں نے فلاں کام کرلیا ہے۔ اور درحقیقت کیا نہ ہوتا اس کی تشریح میں شیخنا محدث روپڑی رقمطراز ہیں۔ ان الفاظ سے دو باتیں ثابت ہوئیں ایک یہ کہ جادو کا اثر حافظہ پر تھا عقل پر نہ تھا کیونکہ کام کرنے نہ کرنے کے متعلق یاد نہ رہنا یہ حافظہ کا کام ہے اور حافظہ اور عقل دو قوتیں الگ الگ ہیں یکھئے بچپن میں حافظہ قوی ہوتا ہے اور عقل کم اور معمر ہوکر عقل بڑھ جاتی ہے اور حافظہ میں فرق آجاتا ہے پس حافظہ پر اثر ہونے سے لازم نہیں آتا کہ عقل پر بھی اثر ہو دوسری بات ان الفاظ سے یہ معلوم ہوئی کہ حافظہ پر اثر سے مراد یہ نہیں کہ آپ کو معاذ اللہ قرآن مجید بھول گیا ہو یا اس طرح کا کوئی اور نقصان ہوگیا ہو بلکہ یہ صرف اس حد تک تھا کہ جزوی فعل میں کبھی بھول چوک ہوجاتی اور جزوی فعل میں بھول چوک معمولی بات ہے مثلاً نماز میں آپ کئی دفعہ رکعتیں بھول گئے اور فرمایا۔

«انسی کما تنسون» صحيح بخاري كتاب الصلاة باب التوجه نحو القبلة حيث كان (401) صحيح مسلم كتاب المساجد باب السهو في الصلاة والسجود له (١٢٧٤)

یعنی "جیسے تم بھول جاتے ہو میں بھی بھول جاتا ہوں۔"

بتلائیے! یہ بھولنا کوئی دین میں نقصان دہ تھا پس اگر جادو کے اثر سے عام بھولنے کی نسبت کسی قدر زیادہ بھول چوک ہوجاتی ہے تو یہ بھی دین کے منافی نہیں بلکہ بعض روایات میں اس جزوی فعل کی تعین بھی آئی ہے حافظ ابن رحمة اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ " بعض لوگ کہتے ہیں کہ حدیث میں وارد یہ ہے کہ آپ کو اپنی بیویوں کے پاس آنے کا خیال آتا مگر آئے نہ ہوتے اور ایسا خیال خواب میں بہت آتا ہے پس بیداری میں بھی کوئی بعید نہیں۔ " میں کہتا ہوں یعنی حافظ ابن حجر رحمة اللہ علیہ کو جو کچھ بعض نے حدیث کی مراد بیان کی ہے یہ

بعض روایتوں میں صراحتاً آیا ہے کہ آپ کو اپنی بیویوں کے پاس آنے کا خیال آتا مگر آئے نہ ہوتے اور ایک روایت کے الفاظ یوں ہیں ۔

«حتی کاد ينكر بصره» قال ابن حجر عن سعيد بن المسيب عند عبدالرزاق مرسلا فتح الباري (10/٢٢٧) شرح الحديث (٥٧٦٣)

یعنی " جادو کے اثر سے قریب تھا کہ آپ کی بصارت میں فرق آجائے ''

ان روایتوں سے معلوم ہوا کہ جادو کا اثر آپ کے بدن پر ایسا ہی تھا جیسے ظاہری امراض سے بدن میں کمزوری آجاتی ہے اور اعضاء ڈھیلے پڑجاتے ہیں اور اشیاء وغیرہ بند ہوجاتی ہیں مزید وضاحت کے لیے ملاحظہ ہو،(فتاوی اہل حدیث (1/186۔187)

ھذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص584

محدث فتویٰ